سلیمان سلیم خان

س 2 اجتہاد کے مفہوم اور تصور ۔۔۔۔ کو بیان کریں۔

ج **تعارف:**

اسلام جو کہ اہل اسلام کے نزدیک ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ کیونکہ اس میں ہر زمانے کے انسانوں کو پیش آنے والے مسائل اور انکی ضرورتوں کا سامان اور حل موجود ہے۔ زمان و مکان کی تبدیلی سے جو اثرات انسانی زندگی پر پڑتے ہیں اسلام میں انکی انکے منفی اثرات کو دور کرنے کیلئے بھی راہ رکھ دی گئی ہے۔ حضورؐ کے اس دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد صحابہ کرامؓ کو متعدد مسائل پیش آئے تو انہوں نے پہلے قرآن سے رجوع کیا پھر حدیث سے اور اگر پھر بھی حل نہ مل سکا تو پھر شریعت کی روح اور عام مقاصد کی روشنی میں حل تلاش کرتے تھے۔ اس میں بھی پہلے جید صحابہؓ سے مشورہ کیا جاتا تھا اگر وہ کسی رائے پر متفق ہو جاتے تو اسے نافذ کر دیا جاتا تھا۔ اس طرح آپؐ کے بعد نئے معاملات میں مشاورت سے رائے حاصل کرنا ایک نیا طریقہ کار بن گیا۔ کیونکہ قرآن نے خود اس اصول کی تاکید کی ہے۔ کہ تم اپنے معاملات باہم مشورے سے چلاؤ۔ اسی سے اجتہاد کا طریقہ بنتا گیا۔ جس میں بعد میں مجتہد کی خصوصیات اور اصولوں کو بھی واضح کیا گیا تاکہ اس کا غلط استعمال نہ کیا جا سکے اور دین بھی اپنی اصلی حالت میں باقی رہ سکے۔

آج کے دور میں جبکہ زمانہ بہت تیزی سے تبدیل ہو رہا ہے ہر شعبہ زندگی میں تبدیلی واقع ہو رہی ہے تو اس دور میں تو اجتہاد کی اہمیت اور

ضرورت مزید شدت سے محسوس کی جا رہی ہے۔
نہ صرف امت مسلمہ بلکہ پوری انسانیت آج
کی رونما ہونے والی تبدیلی سے حیران اور پریشان
بھی ہے۔ اس لیے اجتہاد کی عصر حاضر میں اہمیت و
ضرورت اور بھی بڑھ گئی ہے۔

## 2- اجتہاد کا لغوی معنی:

کسی کام میں پوری طرح
طاقت صرف کرنے اور اس میں انتہائی مشقت اٹھانے
پر طبیعت کو مجبور کرنا کے ہیں۔
ایک اور جگہ پر اجتہاد کے معنی "غور و فکر
سے اپنی رائے کو مشقت ~~اور تعب~~ میں ڈال جانا۔

## 3- اجتہاد کی اصطلاحی تعریف:

اجتہاد کی
اصطلاحی تعریف سے مراد کسی حکم کے حصول میں
پوری کوشش کرنا۔
ایک اور جگہ اس کے معنی سعی و جہد کے ہیں۔
اور اسلامی قانون کی اصطلاح میں اس کا
مطلب ایسی کوشش ہے جو ایک قانونی مسئلے پر
آزادانہ رائے قائم کرنا۔

## 4- تصور اجتہاد:

قرآن مجید شرعی احکام پر غور
کرنے اور اختلافی مسائل پر اصل کی طرف رجوع

کرنے پر زور دیتا ہے۔

اجتہاد کا تصور اور ضرورت نہ صرف حضور ﷺ کے جانے کے بعد رونما ہوا بلکہ آپ ﷺ نے بھی کئی مسائل میں باہمی مشورہ سے فیصلہ کر فرما کر تصور اجتہاد کی بنیاد رکھی جس کو بعد میں صحابہؓ اور علماء کرام نے بھی جاری رکھا۔

## ۲- مجتہد کی خصوصیات:

جہاں اجتہاد سے نئے مسائل کا حل نکالا جا سکتا ہے وہاں اس کا بے لگام استعمال دین کی روح اور بنیادی ڈھانچے کو تبدیل نہ کر دے اس کے لیے بھی کچھ کوشش کی گئی۔

### ۱- قرآن مجید کا علم:

مجتہد کیلئے بنیادی خصوصیت اور شرط یہ ہے کہ وہ قرآن مجید کا پورا پورا علم رکھتا ہو۔ جس میں قرآن کا فہم بھی شامل ہے۔

### ۲- سنت رسول ﷺ کا علم:

مجتہد کے لیے لازم ہے کہ وہ احادیث رسول ﷺ کا بھی عالم ہو۔ اور اس علم میں پوری دسترس بھی رکھتا ہو۔

### ۳- اجماع و قیاس کا علم:

قرآن و سنت کے بعد

مجتہد کیلئے ضروری ہے کہ اسکو اجماع و قیاس کا بھی بھرپور علم ہو۔

## ۴۔ عربی زبان کا علم:

قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی زبان بھی عربی ہے۔ چنانچہ عربی زبان کی گرامر، شاعری اور اصول پر مکمل دسترس حاصل ہونا ضروری ہے۔

## ۵۔ عصرِ حاضر میں اجتہاد کی اہمیت:

دنیا چونکہ مسلسل تبدیل ہو رہی ہے اور اسی قدر اس میں نئے مسائل بھی رونما ہو رہے ہیں۔ اور اگر صرف ان اجتہادات پر ہی چلا جائے جو پہلے کے دور میں ہو چکے تو پھر آج کے دور میں شریعت پر چلنا مشکل ہو جائے گا۔ اس بات میں شک نہیں کہ دینِ اسلام کے اصول کبھی تبدیل نہیں ہو سکتے البتہ اُن اصول کی روشنی میں جو قانون واضع ہوئے ان میں تبدیلی ممکن ہے۔ اور اسی تبدیلی سے اسلامی نظام ہر دور کیلئے موضوع رہتا ہے ورنہ اس میں جمود ہی طاری ہو جائے گا۔

اس سلسلے میں ضروری ہے کہ اجتہادی اداروں کو فروغ دینا چاہیے۔ اور اتفاقِ رائے پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ دورِ جدید کی ریاست کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالنے کیلئے ضروری ہے کہ اجتہاد اور اجماع کو صحیح طور پر سمجھا جائے اور اسے بااختیار

ادارے بنائے جائیں جو اجتماعی مسائل کا حل بغیر کسی بیرونی دباؤ کے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے نافذ کریں۔

## 7- خلاصہ بحث:

اجتہاد کی ضرورت جیسے پہلے کے دور میں ہوتی تھی ویسے ہی آج کے دور میں بھی ہے۔ نہ صرف جدید مسائل بلکہ پہلے سے اجتہاد شدہ مسائل کا بھی دوبارہ جائزہ لیا جائے اور ان میں بھی جو کمی بیشی موجود ہو اسکو دور کیا جائے۔ تاکہ اسلامی نظام کو ہر دور میں قابلِ عمل بنایا جا سکے۔

۹